معظم کی مثنویاں

گلزارِ چشت

بہ تصحیح و تقویم مولانا ڈاکٹر ابو النصر محمد خالدی صاحب

(۲)

حمد

۱ الٰہی تو عالم علّام[1] الغیوب — تو مومن مُہین کشّاف[2] القلوب

۲ سدا حی و قیوم قادر ہے تو — ہمہ وقت حاضر سو ناظر ہے تو

۳ تو دانا تو بینا ہے صاحب کریم — تو خالق تو رازق رؤف الرّحیم

۴ تو حاکم ہے حکمت میں روشن ضمیر — ہر یک ایک حکمت ترا بے نظیر

۵ فلک کا مندف[3] خوب چھایا ہے تو — سورج چاند قندیل لایا ہے تو

۶ سورج (سوں) دیکھو روز روشن کیا — رین[4] کو ستاروں سوں گلشن کیا

۷ دیا دھرت[5] کو دھیر[6] پانی اوپر — دیکھو[7] عام سفرہ بچھا تس اوپر

۸ منگا حق اپس آشکارا کروں — چھپا گنج مخفی کو ظاہر دھروں

۹ اتھا گنج مخفی میں مدت مدید — آتا آکے رہتا ہے حبل الورید

---

[1] علّام بہ تخفیف لام [2] کشاف کا شین غیر مشدد [3] مندف منڈپ کی تعریب [4] رین سوں ستاروں کو گلشن کیا [5] دھرت۔ دھرتی کی ترخیم۔ زمین [6] دھیر۔ دھر کا اشباع [7] صدر و ابتداء میں ہر جگہ دیکھو کی یا رخت۔

۱۰ اٹھا گنج مخفی میں تو شوق سوں | نکل بھار آیا ہے تو ذوق سوں

۱۱ اپیں آپنا[۱] ہو کے آیا وکیل | اپیں آپنا سب پو بولا دلیل

۱۲ احد تھا سو برحق وہ احمد ہوا | وہی دیکھ احمد محمد ہوا

۱۳ انل سوں اول[۲] حق نبی کو کیا | دکھو تب نبی کو خلافت دیا

۱۴ اپیں اپنا[۳] ذوق لینے بدل | اپیں خود وہ آیا ہے باہر نکل

جگہ معراسرخی ندارد (نعت)

۱۵ محمد رکھا نام لے پیا رسو | لطافت کیا اپنی دل وار سو

۱۶ عجائب ہو برقہ[۴] رسول کا لیا | چھپا راز عالم پہ ظاہر کیا

۱۷ نبی کو کیا دیکھ اپنا رسول | کیا سارے افعال اس کے قبول

۱۸ دکھا جب اسے احسن الخالقین | کیا تب اسے سید المرسلین

۱۹ نبی پر کرم کر نیابت دیا | اولوالعزم اور خاتم الانبیا

۲۰ نبی پہ اُتر آئے نت جبرئیل | سرا نو بہ نو حق سوں لادیں دلیل

۲۱ نبی کو بلایا ہے معراج کو | دیا پیا رسول تخت اور تاج کو

۲۲ بلانے دیا بھیج تباق کو | سنوارا اسے ساز[۵] و براق[۶] کو

۲۳ نبی جانشیں قاب قوسین کا | نبی کو دیا ملک دارین کا

۲۴ بلا مکاں میں عنایت کیا | یہی فقر کا دلق خلعت کیا

۲۵ نبی کو دیا تاج لولاک کا | کیا بادشہ تخت افلاک کا

۲۶ نبی کے کیا کاج[۷] ارض و فلک | نبی کے کیا کاج جن و ملک

---

۱ دونوں جگہ مصرعوں میں لفظ "اپنا بالمد" (= آپنا)۔ ۲ اصل کا واؤ غیر مشدد ۳ اپنا بالمد (= آپنا)۔
۴ برقہ = برقع، رسول کا واؤ خفیف ۵ سازا مراق سو = تک ۶ براق۔ بھیج یا دراتے جھد،
یہاں پہ تشدید برائے مہملہ = ۷ کاج = برائے = واسطے۔

۲۷ نبی کو دے فرمان قرآن یو — مبارک دیا بھیج فرقان یو

۲۸ نبی کو دے القاب خیر البشر — دیا معجزہ دیکھ شق القمر

۲۹ نبی کو مقرب دیا چار یار — تصدق سنوں جن کے جہاں برقرار

۳۰ نبی کے کتے[۱] یار یو غار تھے — ابابکر صدیقؓ غمخوار تھے

۳۱ یو دوسرے[۲] دیکھو عمر[۳] خطابؓ ہیں — دنیا دین کے بیچ وہ مہتاب ہیں

۳۲ یو تیسرے[۴] کتے یار عثمانؓ تھے — او کان حیا اور ایمان تھے

۳۳ چوتھے[۵] (ہیں) علیؓ شاہ دلدل سوار — کتے ہیں جسے صاحب ذوالفقار

۳۴ نبی پر کرم کر نبوت دیا — علی کے حوالے ولایت کیا

۳۵ علی کے ہیں نائب ہر اک شہر ہیں — ہر یک ملک میں اور ہر یک دہر ہیں

۳۶ ہر یک (شہر) میں دیکھا اصحاب ہیں — ہر یک دہر میں قطب اقطاب ہیں

۳۷ علی نے ملک[۶] سب ولیاں کو دیئے — ہر یک ملک کو ایک والی کیے

جگ معرا سرخی ندارد (خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی۔ م چھ رجب سنہ چھ سو تیس پر تین)

۳۸ دیئے ملک خواجہ کو سب ہند کا — جتا ہند کا اور جتا سند کا

۳۹ کتے تو جو ہند الولی شاہ کو — عطا ہے لقب شہ کو درگاہ سو

۴۰ دیا تخت حق شہ کو اجمیر کا — ہے جس کے نیچے[۷] ملک شمیر[۸] کا

۴۱ اجیپال[۹] کو شاہ نے زیر کر — کے تخت گرفتے اجمیر پر

---

۱ کتے: کہتے (ہیں کہ)، ۲ دیکھو کی یا خفیف۔ ۳ عمر کا میم ساکن: ۴ تیسرے کی یا خفیف — ۵ چوتھے کا واو خفیف اسی طرح صدر، ودا جدار کا ہر وہ لفظ جو بسکون ثانی ہے باسقاط پڑھا جائے گا یا متحرک ۶ ملک کا لام متحرک۔ ۷ نیچے کی یائے اول خفیف۔ ۸ شمیر: سمیرو (بضم سین وکسر میم، یائے مجہول کے بعد رائے مہملہ) ہندو دیو مالا کی رو سے زرو جواہر کا وہ پہاڑ جو دیوتاؤں کا مسکن ہے۔ ۹ اجیپال میں الف زائد۔

۴۲ شہنشہ نے ٹھانا کیے دین کا ۔ کیے دور بنیاد اس ہین[۱] کا

۴۳ دیکھو توج[۲] بھاگا ہو وہ پرتھی راج ۔ چلانے شہنشاہ پو کچھ سلاج

۴۴ بڑا بھائی اس کا اجیپال تھا ۔ سحر[۳] کر جادو میں بد چپال تھا

۴۵ بہت کر جادو چلایا اول[۴] ۔ نہیں سحر چلتا، چلا تب نکل

۶ چلا اڑکے جانے کو دریا کے پار ۔ اتارے اسے شہ نے کفشاں سوار

۴۷ کرامت شہنشاہ کا دیکھ کر ۔ دیکھو تب یو خلقت نے مانا امر[۵]

۴۸ مکمل ولی آج[۶] خواجہ ہے او ۔ دنیا دین کا دیکھو راجہ ہے او

۴۹ پرستش کریں جن (و) انسان مل ۔ دو عالم دیکھو شہ سوں باندیں ہیں دل

۵۰ دیکھو جب سوں یو قطب روشن ہوا ۔ ہندستاں[۷] تب سوں یو گلشن ہوا

۵۱ سچا قطب یو قطب افتاب[۸] ہے ۔ دنیا دین میں سب پچ یو مہتاب ہے

۵۲ کتے ہند تب باغ بوستاں[۹] ہوا ۔ ہندوستان تب سب گلستاں ہوا

۵۳ لیو برحق دِسا پچ ہے قطب الزماں ۔ زمانہ ہو تب سوں یو امن و اماں

۵۴ یو خلقت ہے قربان قدرت اوپر[۱۰] ۔ یو کیوں قطب آیا زمیں کے اوپر

۵۵ قطب دین تو نام ہے شاہ کا ۔ اُجالا دسے مکھ اوپر ماہ کا

۵۶ دلی[۱۱] شہر میں قطب اظہر ہوا ۔ ہندستاں تب سوں منور ہوا

۵۷ عجب نور تھا مکھ اوپر ذات کا ۔ دسے چاند جوں چودویں رات کا

---

۱ ہین: بکسر اول = ناقص، کم، اندک۔ یہی لفظ بیت ۱۰۹ میں بھی آیا ہے۔ ۲ ط ...... تو ج بھاگ گئے۔ ۳ سحر میں حائے حلی متحرک = اور آئندہ بھی صدر و ابتدا کا ہر وہ لفظ جو بسکون ثانی ہے متحرک پڑھا جائے گا یا باسقاط ۴ اول بتخفیف واؤ۔ ۵ امر۔ بتحریک میم = ۶ ط ..... ولی دیکھ آج دانے یک ۷ ہندستان کا واؤ یہاں اور آگے خت ۸ افتاب و بغیر مدخت ۹ بوستاں کا واؤ خت ۱۰ اوپر کا واؤ خت ۱۱ دلی کا لام بغیر تشدید اسی طرح صدر و ابتدا کا ہر وہ لفظ بتشدید ثانی ہے بتخفیف پڑھا جائے۔

۵۸ کریں شاہ ہر دم دوگانہ[1] نماز | ہوا کشف تب شہ پہ راز و نیاز
۵۹ قطب دین برحق سچا[2] پیر ہے | سچا پیر ہے اور جہاں گیر ہے
۶۰ دیکھو شاہ کو خواجہ خواجہ کیے | دو عالم میں دکھلا اجالا کیے
۶۱ مرید[3] دیکھ حق جس کو ایسا دیا | کتے زاہداں میں اُسے انبیا

جگہ معرا سرخی ندارد (شیخ فریدالدین گنج شکر۔ ۵ محرم سنہ سات سو ساٹھ)

۶۲ مبارک عجب نام ہے شیخ فرید[4] | مریدوں میں شہ کے بڑے معتقد
۶۳ کیے سیر سب بر اور بحر کا | ہر یک ملک کا اور ہر یک شہر کا
۶۴ نہ دیکھے خدا کو بیابان میں | یہاں آکے دیکھے ہیں یک آن میں
۶۵ کتک برس لگ شیخ جنگل پھرے | مطالب یہاں آکے حاصل کرے
۶۶ بھوکے رہ کے جنگل پھرے سو اجر | کیے شیخ ماٹھی پتھر[5] کو شکر
۶۷ مُشرف ہوئے شیخ جب پیر سوں | سوا اس قطب دیں شہ گنبھیر[6] سوں
۶۸ تصدق دیکھو[7] پیر کا راز سب | ہوا کشف رویت دیکھو راز سب
۶۹ مجکوئی پیر کڑے سو واصل ہوئے | جسے پیر نیں سوں وہ جاہل ہوئے
۷۰ پرستش کیے شیخ جب پیر کا | کرم تب ہوا اس جہانگیر کا
۷۱ لاتک کہیں عرش پر اُولیا | بلک[8] زاہدوں میں وسا انبیا
۷۲ اجر تب ہوا شیخ کو رنج کا | ہوا تب لقب یوں شکر گنج کا
۷۳ اول والدہ شہ کے راشد ہوئے | دیکھو شیخ تب سب کے مرشد ہوئے
۷۴ دیکھو چار رہ پر اسول جب آئے ہیں | وصل[9] حق سو تب شیخ نے پائے ہیں

---

[1] ط:.... میانہ نماز [2] دونوں مصرعوں میں "سچا" کا جیم فارسی غیر مشدد [3] مرید کی یاخت [4] شیخ اور فرید دونوں کی یاخت [5] د: شکر کو کہ کیے شیخ ماٹھی پتھر۔ غالباً خطائے کتابت ہے [6] د: گھیر ہوا [7] دونوں مصرعوں میں دیکھو کی یاخت [8] بلک بتحریک لام۔ بلکہ کا مخفف [9] وصل کا صاد متحرک۔

جگہ معرا سرخی ندارد (خواجہ نظام الدین - م سترہ ربیع الاول سنہ سات سو پچیس)

۷۵ اتا مدح کرتا ہوں اس پیر کا — نظام[1] دین اُس شاہ گنبھیر کا
۷۶ سچا پیر شاہی نظام اولیا — سچا اولیا اور سچا اَتقیا
۷۷ مشائخ اتھے اور اتھے بادشاہ — دنیا دین کے وہ اتھے تاج شاہ
۷۸ دیکھو شاہ نظام[2] دین برحق ولی — کیا سب پہ ظاہر خفی اور جلی
۷۹ اتے آئے ہر روز درگاہ سوں[3] — اتھارو ندو لاکھ اس شاہ کوں
۸۰ یوسفو شہنشاہ کا عام تھا — فراواں کتک جنس کا طعام[4] تھا
۸۱ تصرف اتھا شاہ کا بے شمار — گلاونت تھے شاہ کے (کئی) ہزار
۸۲ بجنتر[5] کیتے شہ کے قوال تھے — ہو قوال خود مست احوال تھے
۸۳ کبھی گائیں جب وہ حسینی[6] مقام — مجالس کو تب حال آوے تمام
۸۴ کبھی شوق میں آ بجاویں رباب — نہ رہتا اتھا کچھ بھی عالم میں تاب
۸۵ کبھی مست ہو چنگ بازی کریں — اور عشاق کی کارسازی کریں
۸۶ بجاویں کدیں سوں لی نواش[7] — کریں یار کا راز سب آشکار
۸۷ اکابر مجالس میں رنگتے[8] رہیں — سدائے محبت سوں ملتے رہیں
۸۸ اتھا شاہ کے ہات جم کا او جام — پیا سو ہوا ہے او تحصیل[9] تمام
۸۹ اتھا ہات میں شہ کے آب حیات — پیا سو وہ مرنے سوں پایا نجات
۹۰ پیا سو دیکھو تو یچ فاضل ہوا — او کامل ہوا اور واصل ہوا

---

[1] نظام کا الف خفت [2] شاہ اور نظام کا الف خفت [3] اس کا دوسرا مصرع کذا فی المخطوط. معنی واضح نہیں ہوئے [4] طعام کا عین خفت [5] بجنتر = سازندہ، بجانے والا، کیتے = کتنے [6] حسینی مقام اصطلاح موسیقی میں سرود کے بارہ مقاموں میں سے دسواں مقام [7] کذا فی المخطوط. نواش کے معنی معلوم نہ ہو سکے. بظاہر اس کے معنی موسیقی کا کوئی تار دار، مضراب سے بجانے کا آلہ معلوم ہوتے ہیں [8] لغوی معنی رنگ کرنا، محبت کے رنگ میں رنگے [9] تحصیل کی یا خفت [10] دیکھو کی یا خفت

۹۱ عجب حلم رکھتا ہے تاثیر او پیا سو ہوا ہے گنے پیر او
۹۲ اسی کام میں شاہ مشغول تھے اسی کام سوں حق کے مقبول تھے
۹۳ لقب جس کو شیخوں میں سلطان ہے یو برحق دِسا ظلِ سبحان ہے

(در بیان روانہ شد (ن) بحکم منتخب الدین ہم سات ربیع الاول سنہ سات سو نو)

۹۴ امر ایک دن یوں ہوا شاہ کو ہوا دیکھ ہاتف[1] یو درگاہ سو
۹۵ روانہ کرو منتخب شاہ کو دعائی کرو اس نوں[2] شاہ کو
۹۶ ہر یک علم میں خوب لائق ہے یو ولایت کی قوت میں فائق ہو
۹۷ بناکر اسے تم مقرر کرو اسے ملک دکھن پہ صادر کرو
۹۸ روانہ کیے شہ نے ان کو اول[3] فراست میں کامل دیکھے[4] بے بدل
۹۹ برابر[5] دیئے شاہ نے اولیا برابر دیئے شاہ نے اتقیا
۱۰۰ کتک ملک طے کر کے یاں آئے جب امر پیر کا سب بجا لائے تب
۱۰۱ ولایت کی تشریف سب پائے تھے اُسی کچ قوت سو یاں آئے تھے
۱۰۲ فجر کا دیئے بانگ شہ نے پکار نبی کے کیے دین کو آشکار
۱۰۳ ہوا بانگ یو ملک میں سب نشر[6] ندا سن کے کافر ہوئے سب پتھر
۱۰۴ بلوے میں جا کوی نظارا کرے ہمارا سخن اوچ باور دھرے
۱۰۵ کفر توڑ کر دین روشن کیے نبی کا چمن پھر کے گلشن کیے
۱۰۶ کیے مار کر زیر کفار سب خشرلک کیے شاد سنسار سب
۱۰۷ ہوا غلغلہ شاہ کا دہر میں ہر یک ملک میں اور ہر یک شہر میں
۱۰۸ سدا حق سوں خلعت اترتا اتھا سدا پیار حق اُن پہ دھرتا اتھا

---

۱ ہاتف = مراد ندائے ہاتف ۲ نوں = بفتح نون وکسر واو = نیا ۳ اول کا واو غیر مشدد ۴ دیکھے = پائے
اولی خت ۵ برابر = ساتھ ۶ نشر کا شین متحرک = ط = ہوا بانگ کا الخ

۱۰۹ اتر آئے ہر روندہ درگاہ سوں   سدا نو بہ نو خلعتاں شاہ کن
۱۱۰ اتر آئے کسوت سدا زر زری   امولک رتن بے بدل جوہری
۱۱۱ طبق لے کے او شاہ سر پر دھریں   اپیں پہن[۱] کر شاہ بخشش کریں
۱۱۲ زمیں ہو زماں میں ہوا نقش جب   لقب تب ہوا شہ کو زر بخش اب
۱۱۳ یو زر بخش ہر باب میں خوب تھے   اسی بات پر حق کے محبوب تھے

حکایت دختری بمود مراد یافت

۱۱۴ کتے یاں کے راجہ کو بیٹی تھی ایک   چندر سور کھاتا رشک[۲] جس کو دیک
۱۱۵ کتے ایک دن گھر سو باہر نکل   بڑے شوق سو شہ کو دیکھن بدل[۳]
۱۱۶ برابر سہیلیاں کو لے ذوق سوں   بدل دیکھنے شاہ کو شوق سوں
۱۱۷ دیوانی ہوئی دیکھ جاہ و جلال   متحیر ہوئی دیکھ شہ کا جمال
۱۱۸ رتن جوت[۴] لے ہات میں آرتی   کھڑی[۵] ہو رہی شاہ پر وارتی
۱۱۹ سہیلیاں[۶] میں سب او دسے جونکہ چاند   کھڑی ہو رہی سامنے ہات باند
۱۲۰ کتے ایں[۷] اول سو خالی اتھی   نہ تھا اس میں پانی کے یک رتی
۱۲۱ کبھی دل میں یو بایں پانی بھرے   کہوں گی برسے[۸] پیر تب یو کھرے
۱۲۲ اتھا کشف شاہ کو علام[۹] الغیوب   عنایت اتھا سب کشاف[۱۰] القلوب
۱۲۳ دیکھے بایں پر شہ نے بھر کر نظر   اُبل کر چلی بایں سنے[۱۱] سو بھر
۱۲۴ عرس کے بدل خلق آتے جتے   ہنوز لگ اُسے سُنتا[۱۲] بایں کتے

---

۱ پین کر = پہن کر ۲ رشک کا شین متحرک۔ ۳ بدل = برائے ۴ رتن جوت = ایک پودا جو آنکھوں کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے ۵ "آرتی" بروزن آرسی = س۔ پیتل کا تھال جس میں روشن کی ہوئی بتیاں ہوں ۶ ۷ "کھڑی" کی بجائے "کہی" ۸ خلک ۹ بایں = باؤلی ۱۰ برسے۔ بفتح باے موحدہ و راے مہملہ = بھرے، پھر تو = تب تو۔ بال (اکثر اثبات) ۱۱ علام کا لام غیر مشدد ۱۲ کشاف کا شین غیر مشدد ۱۳ سُنے = سونے (= زر، ذہب) باسقاط واؤ و تشدید نون ۱۴ سُنتا باین = سونا باؤلی۔

۱۲۵ بہت دیس[۱] شہ نے کیے تب مقام — سو بعد از کیے کوچ دارالسلام
۱۲۶ وصل کا خبر شاہ نے پائے کر — شکر حق کیرا تب بجا لائے کر
۱۲۷ بلا کر نزدیک[۲] شاہ برہان کو — جلالت بھرے سیف رحمان کو
۱۲۸ گلے کو لگا کر تسلا دیے — کتک راز مخفی عنایت کیے
۱۲۹ دلاسا دیے پیر نے پیار سوں — کرم سے کیے اپنے دلدار کوں
۱۳۰ اتا جھ کو حق سوں ہوا ہے امر[۳] — کہ دن تم (بھی) صادر سو دکھن اوپر
۱۳۱ کتے دین کا فوج سب سات دے — علیم[۴] کی علیمت یہ سب بات دے
۱۳۲ روانہ کیے شاہ نے شوق سوں — چلے شاہ برہان لے ذوق سوں
۱۳۳ دیے ساتھ سارے مجالس تمام — جتے پاس حاضر تھے خاص و عام
۱۳۴ یکس سوں دیکھو ایک فاضل اتھے — او کامل اتھے اور واصل اتھے
۱۳۵ نیت خیر فاتحہ[۵] پڑھے اور چلے — کتک اولیا راہ میں آملے

بحکم پیر علیہ السلام در بیا (باں) چہاردہ صد اولیا گرفتہ آمدہ بودند

۱۳۶ ولی چاردہ صد دیے سات میں — او کامل اتھے سچ ہر یک بات میں
۱۳۷ بڑے دبدبے سوں چلے فوج کر — مثل[۶] شور دریا کے جیوں موج کر
۱۳۸ لقب حق سوں جس شاہ برہان ہے — ہر یک ٹھار مشکل کو آسان ہے
۱۳۹ برابر جکوئی[۷] اولیا آئے تھے — جکوئی جو شہنشہ سوں دل لائے تھے
۱۴۰ وتیہاں کو کیے شاہ نے سرفراز — کتے تب سوں برہان غریب النواز
۱۴۱ زباں میں کتے سیف[۸] برہان[۹] ہے — ہر یک بات تفسیر قرآن ہے

---

[۱] دیس = دن۔ [۲] نزدیک کی دال اور یا دونوں خفیف [۳] امر کا میم متحرک۔ [۴] علیم کی یا خفیف [۵] فاتحہ میں حائے حطی ساکن۔ [۶] ط: مثال سو دریا الخ [۷] جکوئی = جو کوئی [۸] سیف = کنایۃً تاثیر دعا [۹] برہان = آشکار اور ظاہر یعنی دعا کا اثر اس طرح آشکارا ہو جاتا ہے کہ انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔

۱۴۲ جتے رہ میں راؤ رایاں اتھے — پچھانے جو کوئی مردِ دانا اتھے
۱۴۳ اوسر بھوئیں[1] دھر یا شاہ کی رہ میں — تعرف کریں لاکھ درگاہ میں
۱۴۴ سرن[2] آئے سب شہ کو راجہ تمام — جتے راؤ رانا و پرجا تمام
۱۴۵ جتے چتر[3] دھاری پرستش کریں — جواہر امولک[4] تارلا دھریں
۱۴۶ ملک در ملک اور شہر در شہرہ[5] — چلے آئے تب دولت آباد پر
۱۴۷ امر پیر کا شب بجا لائے ہیں — مبارک ساعت[6] پر یہاں آئے ہیں
۱۴۸ ہوا غلغلہ ملک میں شاہ کا — اُجالا ہوا اس نول ماہ کا
۱۴۹ عجب نور نرمل[7] اتھا بے مثال — منور دسے چاند سوں جگ اُجال[8]
۱۵۰ درس دیک کر اس شہریار کا — ہوا خلق مشتاق سنسار[9] کا
۱۵۱ جو دیکھا سو شہ کو مسخر ہوا — بہر در ہوا پاک النور ہوا
۱۵۲ کہے واز کر شہ نے وحدت کی بات — دکھو تب یو دکھن نے پایا نجات
۱۵۳ کہے کھول کر راز من عرف[10] کا — دیئے آشنائی فقد عرف کا
۱۵۴ کھولا خلق پر جب (کہ) عبدی[11] مقام — ہوا کشف عالم یہ وحدت تمام
۱۵۵ ہوا ہانک[12] سب ملک میں پیر کا — سو اس پیر برہان جہاں گیر کا
۱۵۶ کتک لاکھ آکر یو اہل ہنود — دما دم کریں آ کے سارے سجود
۱۵۷ ہوا بر جتے اولیا سات تھے — نفی ذات ہو کر اثبات تھے
۱۵۸ دیئے ملک سب بانٹ[13] کر شاہ نے — سو اس شاہِ برہان جم جاہ نے
۱۵۹ شہنشاہ لے دیک سارے فقیر — ہر یک ٹھار بیٹھے ہیں سب ہو کے پیر

---

[1] ٹھوییں = زمین [2] سرن = منتعین بروزن بدن = ملجا = ماوی [3] چتردھاری = صاحب چتر [4] امولک = لاقیمت [5] شہرہ کا ہائے ہوز متحرک ۔ [6] ساعت کا الف خت [7] نرمل = بکسر نون و فتح میم = بے غبار = صاف ۔ [8] اُجال = اجالا = ہیکدارہ روشن [9] سنسار بروزن جنجال و غمشاد = دنیا [10] دونوں مصرعوں میں "تعرف" کا رائے مہملہ ساکن [11] عبدی بمعنی عبدیت [12] ہانک = شور ۔ [13] ط = بانٹ کر ۔

١٦٠ روانہ کیے سب کو ارشاد کر — اپیں شاہ رہے دولتا باد پر

١٦١ ہوا جب سوں شہ آشکارا کتے — تہیں سوں اُسے خُرد مکا کتے

١٦٢ روائی پھری ملک میں شاہ کی — سو اس شاہ برہان جم جاہ کی

١٦٣ جو کوئی آ ملا سو مشرف ہوا — معزز ہوا بلکہ اشرف ہوا

١٦٤ فقیراں کتیک لاک مجہ سار کے — کیا بادشاہ شہ نے اسرار کے

١٦٥ تصدق ہوا (ا) توج عالم تمام — قبولے دل (و) جہاں سو ہوئے امام

١٦٦ شہنشاہ کا جب سو شہرت ہوا — کتیک لاکھ سرکش پہ عبرت ہوا

١٦٧ جمالت کی جب شاہ کرتا نظر — سوکے حوض پانی اسے آتے تھے بھر

١٦٨ جلالت کی جس پر نظر شہ دھرے — اسے مار ڈیا سو غارت کرے

١٦٩ پڑا دھاک سب ملک میں پیر کا — سو اس شاہ برہان جہانگیر کا

١٧٠ ہوا خلق تب شاہ کا معتقد — کتیک لاکھ عالم ہوا ہے مرید

١٧١ ہے قدرت سکت شاہ کے ہات میں — مسیحا کی تاثیر ہے بات میں

١٧٢ یو وحدت کو حجت سو برہان ہے — نبی کے یو دولت میں دیوان ہے

١٧٣ مہابت صلابت دکھیت پیر کا — شہنشاہ عادل جہاں گیر کا

١٧٤ نظر میں شہنشاہ کے اکسیر ہے — ہر یک یک سخن جوں کہ تفسیر ہے

١٧٥ عجائب مجالس دِسا شاہ کا — عجب شان و شوکت ہے درگاہ کا

١٧٦ مبارک لقب شہ پہ برہان ہے — او برحق دِسا ظلِ سبحان ہے

١٧٧ مشرف ہوا وہ سو حاجی ہوا — اگر حاجی ہوا بلکہ ناجی ہوا

١٧٨ او خان ہے اور برہان ہے — او دیان ہے اور منان ہے

لہ تہیں سوں = تب ہی سے ۔ مکا = مکہ ۔ سلہ دا = دوراہی پھری ۔ روائی ۔ بالقم = حکمرانی ۔ سلہ سار = جیسا ۔
سلہ سوکے = سوکھے ۔ شہ مرید کی یاخت ۔

۱۷۹ عنایت ہے اس شہ کو گنجِ خلیل دیا ہے شہنشہ کو ربّ الجلیل

۱۸۰ زمیں اور زماں سب یو مشتاق ہے شہنشاہ پہ قربان آفاق ہے

۱۸۱ فقیراں اتھے شاہ کے کئی ہزار کہاں لگ کرے کوئی ان کا شمار

۱۸۲ کتوں کو دیئے بھیج سردار کر کتوں کو رکھے شاہ نے پیار کر

۱۸۳ کتک یار اس شہ سوں دلدار تھے شہنشاہ سوں جی کے غمخوار تھے

۱۸۴ مجالس میں قوال گاتے رہیں آپیں شاہ خود مست ماتے رہیں

۱۸۵ بجز راگ دیگر نہ کچھ کام تھا سدائے محبت کیرا جام تھا

۱۸۶ یکایک یک دِس دُنیا مکار[1] کتے یک نزاکت سوا آپ سیں[2] نگار

۱۸۷ رکئی آ کے سجدہ شہنشاہ کو سو اس شاہ برہان جم جاہ کو

۱۸۸ پچھانے شہنشاہ نے عیار ہے یو دنیا بڑی شوخ مکار ہے

۱۸۹ ولے شہ نے دیکھے کتے اس طرف نہ بولے کتے اس تے کچھ یک حرف

۱۹۰ قبولے نہیں شہ نے اس ہن[3] کو او باندے اتھے دل دیکھو[4] دین سو

۱۹۱ دنیا جھلکتے دیکھ پھتر کو چھوڑ نکلتی ہیں تب سول یو سُنتے[5] موڑ[6]

۱۹۲ ہنوز لگ او دربار دیکھ جھاڑتے کثافت او سب جھاڑ کر کاڑتے

۱۹۳ اتھا جھاڑ گنبد کے نزدیک ایک حرج وہ کنگوروں کو دیتا ہر دیک

۱۹۴ منگے خادماں جھاڑ کرنے کو دور ہوا خادماں کے اوپر لا مرود[7]

۱۹۵ عبث کیا سبب یاں یو خرے کا جھاڑ اپنا جھاڑ کو یاں سو سٹنا[8] اکھاڑ

۱۹۶ کتے ایک قطب[9] یو دیکھو جھاڑ او پھرایا ہے لخ آپنا کا ڑ او

---

۱ مکار = مکّار۔ بتخفیف کاف ۔ ۲ آپ سیں = آپ سے = خود ہی ۳ ہن = ۴ بفتح ہائے ہوز = ذلیل کمزور ہین = بس = بکسر ہائے ہوز = خالی = متروک، مردود۔ بے حقیقت ۵ دیکھو کی یاخت ۶ سُنتے بضم سین سنے ۷ موڑ = موڑ کا۔ موکا = یو ڈاشہ ۸ لا مرود = لابد ۹ سٹنا = تلف کردینا۔ پھینک دینا ۱۰ دیکھو کی یاخت

۱۹۷ دیکھو چھاڑ غرے کا جب ختم ہوا — مسخر اسے دیکھ عالم ہوا

۱۹۸ کرامت یو تھا پرد دیکھے[1] پیر کا — سو اس شاہ برہان جہانگیر کا

۱۹۹ شہنشاہ تہجد کو کرتے نماز — کیا چو سنے دست اپنا دراز

۲۰۰ دیکھو کفش لے کر چڑیا کوہ پر — فجر نہیں ہوا اک ہوا ہے پتھر

۲۰۱ صحن میں اتھا جھاڑ یک باردار — دسے جیوں کہ محبوب او گل عذار

۲۰۲ یکا یک ہوا خشک دیکھو او جھاڑ — گہے خار ماں اس کو ستنا اکھاڑ

کیک دن کو او جھاڑ ہو سبز تر — لگے ہیں اسے پھول اور یہ ثمر

۲۰۴ ہوا ملک میں جھاڑ کا سب نشر[2] — ہوا جھاڑ بھی بھر کے او سبز تر

۲۰۵ یو قدرت سکت دیک اس پیر کا — تصدق ہوا خلق چودھیر[3] کا

۲۰۶ مرے باپ کی شرم سب ہے اسے — شہنشاہ برہان کہتے جسے

در صفت (سید یوسف) شا(ہ) راجو قتال حسینی قدس اللہ سرہ (م پانچ شوال سنہ سات سو تیس پر ایک)

۲۰۷ ثنا شاہ راجو کا کرتا ہوں میں — مطالب دو عالم کے دھرتا ہوں میں[4]

۲۰۸ دیکھو شاہ راجو یو قتال ہیں — سدا حق سوں پل پل[5] کے خوشحال ہیں

۲۰۹ حواخمس[6] کو شاہ نے خوب[7] لاٹ کر — اتارے کو جڑ سوں سٹے[8] کاٹ کر

۲۱۰ کتے پانچ موذی یو سرکش اتھے — کیے قتل شہ نے او موذی جتے

۲۱۱ دیکھو تو ج قتال القاب ہے — فقیری کو سچ علم کا باب ہے

۲۱۲ جہالت جلالت بھی دھرتے ہیں او — سرافراز عالم کو کرتے ہیں او

۲۱۳ ہے علم لدنی یو تحصیل[9] تمام — چلا تو ج عالم میں شہ کا کلام

---

[1] دیکھے کی یافت [2] نشر کا شین متحرک [3] چودھیر = چار دانگ عالم۔ چو = چار + دھیر۔ دال مہملہ اصلاً بالضم بمعنی ابتدار، انتہا، کنارہ، سب، کل۔ [4] د: پل پل ... خ کل [5] ... [6] حواخمس = حواس خمسہ، حواس کے سین کا سقوط برائے تخفیف نیز آگے بیت ۲۲۲ [7] خوب کا واو خت [8] د ... ساکرہ ... خ [9] تحصیل کی یافت

۲۱۴ ہوا شاہ راجو یوتب نام ہے — سدا حق تے ان پہ انعام ہے
۲۱۵ ہوا تھا کتے حق سوں شہ پہ امر[1] — کو راز مکشوف عالم او پر[2]
۲۱۶ نبی کے ہیں نائب تمیں رہ نما — نصیحت کرو کھول سب پر عیاں
۲۱۷ دیکھو تو چ "تحفۂ نصائح" کیے — امر اور نہی[3] واز کر سب دیے

در بیان حسن شیر شعر (کذا فی المخطوط) قدس اللہ سرہ (م۔ انتیس[29] صفر سنہ سات سو سینتالیس از تمیمی ہجری)

۲۱۸ بڑے یار شہ کے تھے یو امیر — حسن شیر شعرا ہیں روشن ضمیر
۲۱۹ شہنشاہ کا ان اپر پیار تھا — کتے ان پہ پر بار اسرار تھا
۲۲۰ دیکھو شعر کے فن میں کامل اتھے — وہ فاضل اتھے اور واصل اتھے
۲۲۱ مقرب ہو شہ سات رہتے تھے او — ہر یک علم کی بات کہتے تھے او
۲۲۲ شعر کا انو کا عجب شان ہے — دیکھو تو چ مشہور دیوان ہے

در صفت پیر تین دمڑی (۶)

۲۲۳ عجب پیر تھے تین دمڑی[4] کتے — او دمڑی دیکھو حق کو اپڑی کتے
۲۲۴ جو کوئی تین دمڑی او کرتا قبول — اسی پل میں ہوتا ہے مطلب وصول
۲۲۵ عقیدت سے جو کوئی چاہتا[5] ہر او — جو کچھ دل سے منگتا سو پاتا ہے او
۲۲۶ نہ گنبد تھے نے دیوار چار — حشر تک رہنا یوں ہی ان کا قرار
۲۲۷ بجز حق کسی سات بولے نہیں — اور دیت بجز کچھ تولے نہیں
۲۲۸ مقرب اتھے شاہ کے یک مرید — اتھا نام ان کا کتے شیخ[6] فرید
۲۲۹ بہت شہ کے پیارے اتھے وہ حبیب — مودب اتھے کر کتے ہیں ادیب

---

[1] امر کا میم متحرک [2] او پر کا واؤ خفت [3] "نہی" کی ہائے ہوز متحرک [4] دمڑی: بالفتح۔ ایک پیسہ = دو دھیلے۔ ایک دھیلا = دو دمڑی۔ ایک دمڑی = دو کملی [5] چاہتا کا الف اوّل خفت
[6] شیخ کی یا خفت۔

۲۳۰ ہمیشہ رہیں اور دیکھو کو وہ پہ — اوچھپ کر رہیں نت کھلے کے بھتر

۲۳۱ کدیں دیکھنے شہ کو آتے رہیں — درس دیکھ شہ کا او جاتے رہیں

۲۳۲ سدا ان پہ لازم یہی کام تھا — بجز شہ کو دیکھیں نہ آرام[2] تھا

۲۳۳ اتھے شاہ دولت یو دریا میں — اور رہتے اتھے شاہ کے پیا رہیں

۲۳۴ نہ تھا ان کو کچھ کام دوری منے — رہیں شاہ کی نت حضوری منے

۲۳۵ عجب کچھ لطافت اتھا شاہ سوں — سوا اس شاہ برہان جم جاہ سوں

۲۳۶ بجز شہ کو دیکھے نہ تھا کچھ امام — رہیں توچ پل پل کے ہر صبح (و) شام

(رحلت (کے) خوندمیر صاحب قدس سرہ ام دس ربیع الآخر آٹھ سو چھ ہتر ہجری)

۲۳۷ خلیفا تھے شاہ کے خوندمیر — ہریک علم میں او اتھے بے نظیر

۲۳۸ ہریک باب کا علم تھا ہات میں — پھرادیں زمانے کو یک ساعت میں

۲۳۹ خلافت شہنشاہ سو پائے تھے — علی کا علیمت بھی سکھلائے تھے

۲۴۰ کہیں راز کر شاہ رویت کی بات — کہیں کھول کر من عرف کا نکات

۲۴۱ یو رہ راست حق کا چلاتے اتھے — تُرت حق سوں لے جا ملاتے اتھے

۲۴۲ ہریک علم میں وہ اتھے بے بدل — ہریک ایک مشکل کو کرتے تھے حل

۲۴۳ ہمہ وقت شہ سوں ہمدم اتھے — شہنشاہ سوں لیچہ محرم اتھے

۲۴۴ اتھا کشف ان پر یو گنج خفی — اپیں خود ہوئے تھے وہ حق میں نفی

۲۴۵ کریں شاہ ان سوں تصوف کی بات — جو کچھ جو چھپے گنج کے رتھے نکات

۲۴۶ مکمل ولی سب تو یو یار تھے — اوگنج رواں شہ کے غمخوار تھے

۲۴۷ کتے شوق (سوں) اڈھولی کریں — ہریک انگے نان کھلیا دھریں

---

[1] کُرَے۔ کھولے۔ کاف مفتوح کے بعد ہائے ہوز مخلوط التلفظ۔ زیر زبر اناج رکھنے کا مستطیل گھڑا

[2] آرام کا

۲۴۸ ہمیشہ کتے شاہ کا شرط تھا — یہی شرط تھا اور یہی بہت تھا
۲۴۹ اتھا خلق مشتاق) یو بہت دیک — او بخشش کریں سب کو پھر دے) نہ ایک
۲۵۰ سرائی ہے اس نانو سوں سب جہاں — لقب تب ہوا ہے یو گنج رواں

درصفت اکمل علی عرف شاہ (ہ) کالے قد (س) سرہ

۲۵۱ یو اکمل ولی شاہ کالے اتھے — دنیا دین کے سچ اجالے اتھے
۲۵۲ مجالس میں شہ کے او جوں شمع تھے — مریدوں منے شہ کے او جمع تھے
۲۵۳ او ہل مل رہیں پیچ اخلاص سوں — جدا نا رہیں شاہ کے پاس سوں
۲۵۴ اتھا علم تحصیل ان پر تمام — ہمیشہ رہیں شاہ سے ہم کلام
۲۵۵ کتے شاہ کالے تو آفتاب تھا — دلے مکھ اپر نور مہتاب تھا
۲۵۶ جلالت بھرے جیوں کی او برق تھو — سدا حق کی وحدت میں او غرق تھے
۲۵۷ نہ بولیں کسو سے کبھی یک حرف — نہ دیکھیں بجز حق کسی کی طرف
۲۵۸ کتے یاد میں حق کی معمور تھے — چھپے سو خزانے سوں بھرپور تھے
۲۵۹ کریں شاہ جس پر کرم کا نظر — دلاویں اسے ملک اور مال زر
۲۶۰ بہت گنج مخفی او دھرتے تھے — تصرف دیکھو تو یچ کرتے اتھے

دربیان حضرت موسیٰ دیو زد قد (س) سرہ (۹)

۲۶۱ بہت کفر کے رہیں ہور دیو دد — لقب تو یچ موسیٰ کتے دیو زد
۲۶۲ دیکھو فوج میں یو بڑے مرد تھے — مجرد رہیں اور منفرد اتھے
۲۶۳ او غازی غزا پر کمر باند کر — او قائم رہیں نت مساجد پر

لے برت، برتاؤ۔ حالت۔ طرز عمل۔ اصلاً برت منقتین سے ماخوذ ہے۔ اس کے معنی ہیں نیک یا مستحسن کام از قسم خیرات، صدقہ، نذر یا نیاز وغیرہ۔ ۲ے حرف بدال ہاے ہوز متحرک۔ ۳ے دد۔ بر دو دال مہملہ۔ ف۔ ہر حیوان پایہ کہ درندہ باشد ۴ے منفرد، بدال مہملہ مشدد۔

۲۶۴ بی کا دیکھو دین قائم کیے　　کفر توڑا اسلام دائم کیے

حضرت شاہ پیر غازی قدس اللہ سرہ

۲۶۵ یو مومن کتے پیر غازی سچے[1]　　انگے گائے اور ایک بچھڑا[2] اچھے
۲۶۶ سکونت اتھا شاہ کا کوہ پہ　　اتھا ریچھ اور باگ کا واہاں گذر
۲۶۷ وہاں گائے ہر روز آتی رہی　　فجر کو صبا[3] اٹھ کے جاتی رہی
۲۶۸ ذبح کر اسے روز کھاویں فقیر　　کدھیں بھیک منگنے نہ جاویں فقیر
۲۶۹ نبی کے خزانے کو سب سو دسے لے　　یو برحق دسے چاند سچ لو دکھ[4] لے
۲۷۰ چھپا راز سب ان پہ اظہار تھا　　دیکھو شہ پو پھر پورا اسرار تھا
۲۷۱ نبی کی مجالس میں جاتے تھے او　　نبی کو سدا دیکھ آتے تھے او
۲۷۲ نہ کس سے چھپے راز ظاہر کریں　　کسی کو نہ اپنے سے باہر کریں
۲۷۳ مدد ہیں شہنشاہ کو سات دس[5] شہید　　ابیں خود او بھیجا ہے رب المجید
۲۷۴ یو ساتو شہید جب مدد آئے ہیں　　دیکھو تب شہنشاہ ظفر پائے ہیں
۲۷۵ مدد سوں انو کے یو کاٹے ہیں دیو　　اتھا یو مدد تو بچ نہاٹے[6] ہیں دیو
۲۷۶ مدد شاہ کو تھے شہیداں تمام　　مدد تھے شہنشاہ کو بارہ امام
۲۷۷ مدد دل[7] ہیں باطن بیں کئی لک ہزار　　ہوا نام تب شاہ کا آشکار

جگہ مصرا اسر خی ندارد (ساگڑے سلطان م آٹھ سو چھیالیس ہجری)

۲۷۸ سچے ساگڑے[8] پیر سلطان ہیں　　دو عالم دیکھو شہ پہ قربان ہیں
۲۷۹ دیکھو شاہ کیوں چڑھکے تارے اوپر　　چڑے جا کے دیک دولتا باد پر

۱؎ سچے کی جیم فارسی غیر مشدد ۲؎ ط: .... اور دیک بچھڑا ۳؎ خک ۴؎ صبا = صباح ۵؎ کتنا = اس بیت کے معنی سمجھ میں نہ آسکے ۶؎ شہید کی یا خت ۷؎ نہاٹتا = بھاگتا ۸؎ دل = بفتح دال مہملہ۔ عرکیو جوالشکر ۹؎ ساگڑے = بسکون سوم و فتح کاف تازی صفت یا اسم صوت۔ مونث = زنجیر، تنگ و چست و کنایہ از محنت و مشقت۔

۲۸۰ دیکھو تھا شاہ کا جب گرد(ھ) پٹھانہ ہوا | متمّر زمیں اور زمانہ ہوا
۲۸۱ کیے گرد(ھ) اوپر جب سے شہ نے مقام | دیکھو تب سے دکھن نے پایا ارام[1]
۲۸۲ دو عالم دیکھو توچ ہوتا ہے شاد | دنیا دین کا شہ سوں پاتے مراد

جگہ معرا سرخی ندارد (جلال الدین گنج رواں م ۲۶-۱۱-۶۴۴ ہجری)

۲۸۳ ازل سوں او معبود ہے مہرباں | لقب تب ہوا ہے یو گنج رواں
۲۸۴ کیے تخت گاہ شہ نے ڈونگر اوپر | اتھا شہ کو حق سوں پچھا ایسا امر[2]
۲۸۵ اسی کوہ پر شہ نے باندے تلاب[3] | ہنوز ایک لبالب ہے لب ریز آب
۲۸۶ مزوری[4] بہاں خلق آتی اتھی | بہت شہ سوں انعام پاتی اتھی
۲۸۷ یو عالم بہت پیٹ بھرتا اتھا | چتا گنج خرچے تو سرتا[5] نہ تھا

جگہ معرا سرخی ندارد (خواجہ حسین م ۲۷-۸-۷۵۲ھ)

۲۸۸ یو طالب خدا کے اتھے شہ حسین | بجز حق کو دیکھے نہ تھا ان کو چین
۲۸۹ نجابت میں سید و آلِ رسول | دعا تب کیا حق نے ان کا قبول
۲۹۰ دیا زین الدین[6] سا جسے حق چراغ | کیا چشت کے خانوادے کو باغ
۲۹۱ اتھے نائبدہ[7] شاہ شیراز کے | اور محرم ہوئے شہ سوں راز کے
۲۹۲ او شاکر اتھے پیر السیا ملا | سو یو شاہ برہانِ دین اولیا
۲۹۳ نبی پہ کیے جان اپنا نثار[8] | خدا کا رحم[9] ان پہ تھا بے شمار
۲۹۴ یہاں بادشاہ شاہ تغلو[10] دتھا | نبی کی شرع پر او بہبود تھا
۲۹۵ زمانے میں او شہ کے قاضی تھے ایک | خدا کے امر[11] پر او راضی تھے دیک

---

۱ آرام کا الف اول مقصورہ۔ ۲ امر کا میم متحرک ۳ تلاب = تالاب ۴ مزوری = مزدوری۔ ۵ سرنا = بالفتح ختم ہونا ۶ زین الدین = الف لام تعریفی خت ۷ نائیدہ = یا خت ۸ اپنا جان نثار کر ۹ رحم = حائے حطی متحرک ۱۰ تغلو = تغلوق = تغلق ۱۱ امر کا میم متحرک۔

۲۹۶ کہے کھول قاضی نے سب سربسر　　سو اس بادشاہ تغلق[1] پر

۲۹۷ کمل ولی کوئی آیا کتے　　بڑا غلغلہ یاں اٹھایا کتے

۲۹۸ سو اسو تو قوال ہیں سات میں　　دیوانہ کریں گلکے یک بات میں

۲۹۹ کدھیں شوق میں آکے گاویں قوال[2]　　او سنتیچ مجلس کو آتا ہے حال

۳۰۰ یو خلقت دیوانی ہو سر بھیں[3] دھریں　　یو عوام[4] بھنے تو سجدہ کریں

۳۰۱ کتک لاکھ عالم یو اہل ہنود　　دمادم کریں آکے سارے سجود

۳۰۲ شرع سوں مخالف[5] ہیں سنتا ہوں میں　　اسی واسطے تم سے کہتا ہوں میں

۳۰۳ بداعت یو سب انکی بولیں ہمیں　　سمجھتے ہیں سارے مسائل تمیں

۳۰۴ عجب بادشاہ ہیچ دیندار[6] تھا　　ہر یک باب میں خوب ہشیار تھا

۳۰۵ نبی کے اتھا دین پر مستقیم　　یو دھرتا اتھا پیار رب الرحیم

جگہ مصرا سرخی ندارد

۳۰۶ دیا جاب قاضی کو یوں مختصر　　اول جاکے دیکھو تمیں یک نظر

۳۰۷ اکابر جتے سات لے جاؤ تم　　فقیر[7] کو صفا دیکھ کر آؤ تم

۳۰۸ مقرب جتے شاہ کے سب سگے　　یو سب مل کے حضرت سوں ملنے چلے

۳۰۹ کتے راہ کی بیچ گھاٹی ہے ایک　　وہاں سوں شہنشاہ کے رخت دیک

۳۱۰ اسی ٹھار پہ پالکی سے اتر　　رکھے آپ قاضی نے سر جوتیاں پہ دھر

۳۱۱ ننگے پانوں سوں آپ قاضی چلے　　بڑے سوں (لاگے) آکے شہ سوں ملے

۳۱۲ یو دیکھے سو سجدہ کیے شاہ کو　　سو اس پیر پیہان جم جاہ کو

۳۱۳ شہنشاہ نے دیکھ یوں معتقیہ[8]　　اسی پل میں شہ نے کیے ہیں مرید

---

[1] تغلود ۔ لام مشدد [2] قوال کا واؤ غیر مشدد [illegible] بھوئی ، زمین [4] عوام کا واؤ مشدد

[5] دن دارہ ، دیندار [6] فقیر کی یا خفت [7] ... صحیح [8] معتقید ، معتقد ۔

۳۱۴ کہے پیار سوں ہے تو میرا حبیب ۔۔۔ تو زین الحق (و) میں ہوں ہبیا عجیب

جگہ معرا سرخی ندارد (زین الدین م ۲۲۵-۲۳۰ھ)

۳۱۵ اتا مدح کر (تو) زین الدین[1] کا ۔۔۔ او فرزند ہے آل یاسین کا

۳۱۶ مریدوں میں لیئے شہ کو پیارا ہے او ۔۔۔ عقیدت میں سب سو یونیا[2] ہے او

۳۱۷ کرم کرکے تب شہ نے نعمت دیئے ۔۔۔ یو قدرت سکت اور کرامت دیئے

۳۱۸ جو کچھ بولنا تھا سو بولے تمام ۔۔۔ چھپی راز کی بات کھولے تمام

۳۱۹ تمارے کتے دم ہیں بارہ ہزار ۔۔۔ اُسے یاد میں حق کے کرنا شمار

۳۲۰ اول شرع پر تم رہو مستقیم ۔۔۔ کرم تب کرے گا وہ رب الرحیم

۳۲۱ قتل پانچ موذیاں کو کرنا کتے ۔۔۔ یو ثابت قدم راہ[3] میں دھرنا کتے

۳۲۲ امارہ کو اول تو خوب لات[4] کر ۔۔۔ حواخمس[5] کو تم سٹو کاٹ کر

۳۲۳ شہید[6] چہار[7] تن سوں تو ہونا اول[8] ۔۔۔ دیکھو تب کھر کیا[9] یو حق کا وصل[10]

۳۲۴ اول آپ سوں ہو کے فانی فی اللہ[11] ۔۔۔ رہے گا اپیں ہو کے باقی باللہ

۳۲۵ کہے کھول کر شہ نے حق کا کلام ۔۔۔ دیکھا کر دیئے چہار[12] منزل مقام

۳۲۶ اول خوب نعمت سے پُر بار کر ۔۔۔ خلافت دیئے شاہ پر پیار کر

۳۲۷ مریداں کو تم چار رہ سوں چلاؤ ۔۔۔ لیا حق کے طالب کو حق سے ملاؤ

۳۲۸ کتے ہیچ غفلت میں اس راہ میں ۔۔۔ اور غفلت سے کتے پاسنے[13] چاہ میں

۳۲۹ تمارے وجود چہار[14] اور راہ چار ۔۔۔ ہر یک تن سوں یک راہ چلتے ہیں یار

۳۳۰ یو وہ شش جہت کا خطرناک ہے ۔۔۔ یو وہ لامکاں کا تو بے باک ہے

---

[1] زین الدین [2] زین [3] با یا اللہ الدین [4] کا الف لام ختم [5] نیا با مکسور نون فتح یا [6] عجیب ، [7] نادر [8] راہ کا الف ختم [9] اسم [10] لات دینا [11] خیرات کر دینا [12] خواص خمسہ [13] شہید کیا [14] چہار کا ہ ختم [15] اول کا واؤ بتخفیف [16] کھر کیا (؟) [17] وصل بحرکت دوم [18] فی اللہ ، بلہ۔ [19] ملاحظہ کے وقت پہلا چہار کی ہ ختم [20] پڑھنا [21] چمنا [22] چہار۔

۳۳۱ سہناجاکے جبروت میں کر وطن رتن بے بدل پانچ[1] کرنا جتن
۳۳۲ یو خطرے بڑے راہ میں چور ہیں یو چوری منے اپنے دو زور ہیں
۳۳۳ علی کی علیمت کا تعلیم دے درس عشق کا دے معلم کیے
۳۳۴ اتھا علم اول سوں تحصیل[2] تمام کیے کھول کر شہ نے حاصل تمام
۳۳۵ عنایت کیے پنج گنج کا کلی[3] کیے واز شہ نے خفی اور جلی
۳۳۶ ہر یک علم میں سچ اتھے بے نظیر ہوئے خد کو دیکھے سو روشن ضمیر
۳۳۷ کیے جب شہنشہ کرم کا نظر ہو ختم ہا دیس[4] خواجہ اُپر

جگہ معراسرخی ندارد (برہان الدین غریب م ۱۳-۲-۱۷۷ھ)

۳۳۸ سچا پیر برہان ہے دست گیر بدوں کو اپس (سوں) کیا دیکھ پیر
۳۳۹ کیتک بادشہ آکے سر ہو یں دھریں کیتک نعمتاں دیک[5] تصرف کریں
۳۴۰ دیکھو بادشا یو ہندوستان[6] کا سو اس باغ بوستاں[7] گلستان کا
۳۴۱ کتے نام اس کا ہے اورنگ زیب او مقبول حق کا ہی بیشک و ریب
۳۴۲ لیا شہ کی گنبد کا آ کر پناہ برکت (سوں) حق شہ کے بخشے گناہ
۳۴۳ کیے پیر نے جب کرم کا نظر ہوا نقش تب ہفت کشور اُپر
۳۴۴ کتے پیر کا جس کم پہ پیار ہے دو عالم منے سچ او دلدار ہے
۳۴۵ نبی اور دیکھو[8] پیر اللہ ہے ایک اینو کو تو ہرگز جدا کر نہ دیک
۳۴۶ امانت سلامت سو دنیا صبا یو جس[9] کی کتی پان لینا صبا
۳۴۷ معظم کتے قادری ہے فقیر گنہ گار عاجز فقیر او حقیر

---

[1] پانچ رتن = جواہر خمسہ [2] تحصیل کی یا خفت [3] کلی = بکسر کاف فارسی کیلی = کنجی [4] ہا دیس = ہادیس [5] دیک کی یا خفت [6] ہندوستان کا واؤ خفت [7] بوستاں کا واؤ خفت [8] دیکھو کی یا خفت

[9] مصرع ثانی کذا فی المخطوط۔

۲۴۸ ملا مجھ کو مرشد ہو آپیں امیں[1] — مرے حق پہ راشد ہو آپیں امیں

۲۴۹ یہاں آکے طالب ہو سجدہ کیا — مجھے بیر میں حق دیکھا کر[2] دیا

۲۵۰ اول چار رہ سو چلایا مجھے — نبی سوں لے جا کر ملایا مجھے

۲۵۱ ہوا راز مکشوف سب آشکار — تسلا ہوا دل نے پایا قرار

۲۵۲ امر پیر کا تھا سو بولا ہوں میں — چھپے راز تب لا کہ کھولا ہوں میں

۲۵۳ یو سب چار سو دیکھ ابیات ہیں — شہد سوں میٹھی[3] تر ہر یک بات ہے

۲۵۴ مبارک رکھا نام "گلزار چشت" — پڑھے یا سنے سو وہ پاوے بہشت

۲۵۵ الٰہی یو گلزار مقبول کر — دیکھا جگ (کو) گلزار سب پھول کر

۲۵۶ معزز اسے کر ہمیشہ مدام — بحق محمد علیہ السلام

جگہ معما سرخی ندارد (مناجات)

۲۵۷ الٰہی سکت دے زباں کو مرے — سرا آرا ہوں نت نبی کو ترے

۲۵۸ او والی ہمارا ہے عرصات[4] کا — او حامی ہوا ہے ہر یک بات کا

۲۵۹ تصدق ترے پانچ تن پاک کا — عفو کر خطا مجھ سے غمناک کا

۲۶۰ غضب کو ترے[5] لیچ ڈرتا ہوں میں — شفقت[6] کی امید دھرتا ہوں میں

۲۶۱ رہتا[7] ہوں اسی خوف میں رات دن — نہیں مجھ کو آرام تجھ یاد بن

۲۶۲ تصدق نبی کا یو دولت دیا — مجھے فقر کا دلق خلعت دیا

۲۶۳ یو امت نبی کا کیا ہے مجھے — مرے باپ کی لاج ساری تجھے

۲۶۴ اسی کی برکت[8] سوں آرام دے — اسی کے تصدق سے انعام دے

---

۱ امیں = امین الدین اعلیٰ م ۲۴-۹-۵۸-۱۰ ۲ "دیکھا کر" میں یاخت ۳ میٹھی کی پہلی یاخت ۴ عرصات ۵ میان حرف ۶ شفقت میں قاف مشدد ۷ رہتا میں یکے چند مخلوط التلفظ ۸ برکت کا کاف مشدد۔

۳۶۵ تری یاد میں نت رہوں گا مدام | کروں جانفشاں تجھ پہ ہر صبح و شام

۳۶۶ نبی کی مجالس میں جاتا رہوں | درس[1] کا سدا دان پاتا رہوں

۳۶۷ عرض تجھ سوں کرتا ہوں اے کارساز | نبی کی برکت سوں مجھ کو نواز

۳۶۸ تصدق نبی کے اے صاحب کریم | گنہ بخش میرا غفور الرحیم

۳۶۹ مناجات یارب یو کرنا قبول | بحق محمد و آل رسول

تمت تمام شد تحریر فی التاریخ نہم ماہ ربیع الآخر

روز جمعہ وقت دو پہار الفرام رسید از خط خام

سید جعفر ہاشیبان

نوشتہ بماند سیہ بر سفید

نویسندہ را نیست فردا امید

[1] ط: درشن

اہل علم کے لیے تین نادر تحفے

(۱) تفسیر روح المعانی :- جو ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قسط وار شائع ہو رہی ہے قیمت مصر وغیرہ کے مقابلہ میں بہت کم یعنی صرف تین سو روپے
آج ہی مبلغ دس روپے پیشگی روانہ فرما کر خریدار بن جایئے۔ اب تک بارہ جلدیں طبع ہو چکی ہیں باقی ۱۸ جلدیں جلد طبع ہو جائیں گی۔

(۲) جلالین شریف :- مکمل مصری طرز پر طبع شدہ حاشیہ پر دو مستقل کتابیں (۱) لباب النقول فی اسباب النزول "للسیوطیؒ" (۲) معرفت الناسخ والمنسوخ "لابن الحزم" قیمت مجلد بیس روپے

(۳) شرح ابن عقیل :- الفیہ ابن مالک کی مشہور شرح جو درس نظامی میں داخل ہے قیمت مجلد [illegible] روپے

پتہ :- ادارہ مصطفائیہ ۔ دیوبند ۔ ضلع سہارنپور